افسوس ہے چند ماہ ہوئے جسٹس بشیر احمد سعید صاحب کا بھی کم و بیش ۸۴ برس کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے ان کے وطن مدراس میں انتقال ہو گیا، مرحوم بڑے فعال و متحرک اور سرگرم اور پرجوش مسلمان تھے انہوں نے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے مدراس میں وہ کام کیا جو ڈاکٹر سید عبد الغفور نے کیرالا میں کیا تھا "جنوبی ہند کے مسلمانوں کی تعلیمی انجمن" کے صدر کی حیثیت سے انہوں نے مدراس میں دو عظیم الشان کالج تعمیر کرائے، ایک لڑکوں کے لئے اور دوسرا لڑکیوں کے لئے، آج یہ دونوں کالج مدراس یونیورسٹی کے نمایاں اور ترقی یافتہ کالج سمجھے جاتے ہیں، مرحوم آل انڈیا شخصیت کے بزرگ تھے، سالہا سال وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مرکزی کونسل اور کورٹ کے نہایت بااثر اور فعال ممبر رہے، آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، دونوں کے سرگرم رکن تھے سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد ان کے شب و روز قومی کاموں میں ہی بسر ہوتے تھے، نماز روزہ کے بڑے پابند قرآن مجید کی تلاوت ان کے مشاغل یومیہ میں شامل ندوۃ المصنفین کے شروع سے معاون تھے، برہان بڑے شوق سے پڑھتے اور اس کی بڑی قدر کرتے تھے، غرض کہ بڑی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق و صفات کے بزرگ تھے، حق گوئی اور حق پژوہی ان کا جوہر فطری تھا انگریزی کے بڑے اچھے مقرر تھے، اردو میں بھی اظہار مدعا پر قادر تھے، تقریر بڑے جوشیلے انداز میں کرتے تھے، اس میں شک نہیں کہ ان کا نفس وجود مسلمانوں کے لئے بڑی تقویت کا سبب تھا۔ کیونکہ وہ قانون داں بھی تھے اور مسلمانوں کے سچے ترجمان و وکیل بھی۔

افسوس ہے چند ماہ ہوئے مولانا محمد عثمان صاحب کا بھی اپنے وطن مالیگاؤں میں